REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۲۴ رجب ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۱۲ ہجرت ۱۳۲۹ ہش	۱۲ مئی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۱۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت آج بھی کل جیسی ہی ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میں وزیر خارجہ پاکستان کے تدبر اور قابلیت کا دل سے قائل ہوں

نیویارک ۱۱ مئی۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے نمائندے مسٹر آسٹن نے ایک استقبالیہ تقریب میں جو آپ نے وزیراعظم پاکستان کے اعزاز میں دی تھی، استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے کہا خان لیاقت نے اپنے جرأت مندانہ اقدام سے اقوام متحدہ کے لئے ایک نظیر پیش کر دی ہے۔ وہ اقدام ہے بین الاقوامی امور کو باہمی گفت و شنید سے سلجھانے کا۔ آپ نے کہا پاکستان دنیا کے امن کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ اور اپنی دانشمندی جان توڑ کوششوں اور روحانی قوت سے ہماری بہت مدد کر رہا ہے۔ میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خاں کو جانتا ہوں۔ اور ان کی قابلیت و تدبر کا دل سے قائل ہوں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے کہا۔ کہ خان لیاقت اور ان کی بیگم نے اپنے دورے سے امریکی حکام اور عوام کے دل موہ لئے ہیں۔

صوبائی انتخابات اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے ہو جائینگے (نشتر)

لاہور ۱۱ مئی۔ "آپس میں اتحاد پیدا کیجئے اور اپنے قوی کو چھوٹے چھوٹے سیاسی بکھیڑوں اور جھگڑوں میں ضائع نہ کیجئے۔ صوبے میں ہر مرد و زن کو باہمی اتحاد کے لئے کوشاں ہونا چاہیئے۔" ان الفاظ میں سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے بدھ کی شام کو سرگودھا کے ایک مجمع عام سے خطاب کیا۔ آپ نے عوام سے پُر زور اپیل کی۔ کہ وہ ہر قسم کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر صوبے کی اجتماعی بھلائی کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ آپ نے فرمایا کہ دھڑے بندی اور افتراق نے صوبے کو کافی نقصان پہنچ چکا ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ لوگ اس خطرناک روش کو ترک کر دیں۔ صوبے کو اس وقت عظیم مسائل درپیش ہیں۔ مثلاً سیم اور تھور۔ پن بجلی کی ترقی۔ آبپاشی وغیرہ۔ جو ہر طبقے کے لوگوں کی متحدہ اور اجتماعی کوشش سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔ آپ نے ان گروہوں کی سخت مذمت کی جو فرقہ دارانہ طبقاتی یا ذاتی اغراض کے لئے جدا جدا جماعتیں قائم کر رہے ہیں۔ آپ نے پُرجوش انداز میں فرمایا۔ "ہمیں اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔ اور اس باہمی جنگ و جدل کو ختم کر دینا چاہیئے جس نے کچھ عرصے سے صوبے کے نام پر دھبہ لگا رکھا ہے۔ صوبے کو لازماً ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر پاکستان کی عظمت اور استحکام میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ پنجاب پاکستان کا دل ہے۔ اور صحت مند اور مضبوط دل کے بغیر ملک کا سیاسی جسم کس طرح بخوبی کام کر سکتا ہے؟" ڈسٹرکٹ مسلم لیگ اور ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ نے ہز ایکسیلنسی کو سپاسنامے پیش کئے۔ ایک سپاسنامے میں درخواست کی گئی تھی کہ صوبائی اسمبلی کے انتخابات جلد از جلد منعقد کرائے جائیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ "اس سلسلے میں بہت سرگرمی سے تیاریاں جاری ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے انتخابات جلد از جلد منعقد کرنے کی خواہش مجھ سے زیادہ اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہ آیا۔ تو انتخابات اس سال کے اختتام...

قرآن مجید مترجم کے ہدیہ میں رعایت

اس خیال سے کہ رمضان شریف میں احباب قرآن مجید کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں۔ زبردست رعایت کی گئی ہے۔

قرآن مجید مترجم از حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ جس کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔

ہدیہ مجلد [illegible] روپے کی بجائے دس روپے۔ حمائل شریف مترجم جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ نے کیا ہوا ہے ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

نہرو لیاقت معاہدے کا اثر

نئی دہلی ۱۱ مئی۔ معاہدے کے بعد آج تک تیس ہزار ہندو مغربی بنگال سے واپس مشرقی پاکستان آ چکے ہیں۔ اور تقریباً گیارہ ہزار مسلمان واپس مغربی بنگال چلے گئے ہیں۔

سر اوون ڈکسن کا اعتماد

نیویارک ۱۱ مئی۔ کشمیر میں فوجوں کے انخلاء پر مامور اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے ایک بیان میں اس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ مقررہ میعاد کے اندر اندر سلامتی کونسل کا تفویض کردہ کام انجام دے لیں گے۔ آپ کے برصغیر پاک و ہند آنے میں تاخیر کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے مددگاروں کا انتخاب بڑی احتیاط سے کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کل خان لیاقت سے بھی ملے۔ اور اپنی سکیموں کا خاکہ آپ کو بتایا۔

عراق کو عالمگیر بنک کا قرضہ

قاہرہ ۱۱ مئی۔ عالمگیر بنک نے عراق کو سیلاب سے بچنے کے پروجیکٹ بنانے کے لئے ۱۵ سال کے لئے ایک کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قرضہ ۵۱ء میں دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ عراق کو ۲ لاکھ ۵۰ ہزار سٹرلنگ ملے گا۔

یونانی طبی کانفرنس کا اجلاس عام

کراچی ۱۱ مئی۔ آل پاکستان آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے جنرل سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ مئی ۵۰ء کو پاکستان کے دارالحکومت کراچی میں کانفرنس مذکور کا پہلا عام اجلاس منعقد ہو گا۔ یاد رہے۔ اس کانفرنس کی بنیاد ۱۲ نومبر ۱۹۰۶ء کو دہلی میں محسن طب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں نے رکھی تھی۔

بیرونی ممالک میں ہر پاکستانی غیر سرکاری سفیر کا درجہ رکھتا ہے۔ خان لیاقت کی طرف سے امریکی سرمایہ کے خیر مقدم

نیویارک ۱۱ مئی۔ امریکہ میں پاکستان لیگ کے زیر اہتمام خان لیاقت کے اعزاز میں منائی جانے والی ایک تقریب میں جس میں ۳۰۰ کے قریب امریکی پاکستانیوں نے شرکت کی۔ تقریر کرتے ہوئے وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا۔ باہر کے ملکوں میں رہنے والا ہر پاکستانی حکومت پاکستان کا غیر ملکی سفیر ہے۔ اور بیرونی لوگوں کو پاکستان کے متعلق رائے ان لوگوں کے طرز تمدن۔ چال چلن اور حسن اخلاق کو دیکھ کر لگانی چاہیئے۔ نہ کہ صرف افسروں ہی کو دیکھ کر کوئی نظریہ قائم کر لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان کی عزت اور وقار آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اپنی زندگیوں کو ایسے سانچے میں ڈھالیں۔ جن پر ملک بجا طور پر فخر اور ناز کر سکے۔ گزشتہ ۳ سال کے مصائب کو دہراتے ہوئے خان لیاقت نے فرمایا۔ ہم نے ان مصائب پر محض عوام کی جرأت اور ایثار ہی کے بل بوتے پر قابو پایا ہے۔ اور انہی کی بدولت اقتصادی لحاظ سے دیگر ہمسایہ مملکتوں کے مقابلہ میں سربلند ہے۔ خان لیاقت آج رات کے ۸½ بجے شکاگو کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ دیگر مصروف پروگراموں کے علاوہ انجمن تجارت و صنعت اور خارجی تعلقات کی کونسل کو بھی خطاب کریں گے۔ ٹیلی ویژن کا پروگرام بھی ہو گا۔ نیویارک میں کل آپ نے پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ لگانے کے موضوع پر ایک مباحثے میں بھی شرکت کی۔ اور بتایا۔ کہ پاکستان بیرونی سرمایہ خاص کر امریکی سرمائے کے خیر مقدم کے لئے تیار ہے۔ حکومت نے ۵۱ فی صدی حصے پاکستانیوں کے لئے وقف کئے ہیں۔ لیکن اگر پاکستانی یہ حصے خرید نہ سکیں۔ تو سارے حصے بیرونی ہو سکتے ہیں۔ امریکہ پر پابندیاں بھی نسبتاً کم لگائی جائیں گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

جلسہ سالانہ منعقدہ فتح (دسمبر) گزشتہ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ احباب اپنا روپیہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں صیغہ امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کرائیں۔

کیا آپ کا روپیہ دفتر امانت صدر انجمن میں پہنچ گیا؟ (نظارت بیت المال)

تبلیغ کے متعلق ایک اہم ہدایت

خدام الاحمدیہ اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ دوران تبلیغ میں کبھی مشتعل نہ ہوں۔ جب بھی بات کریں نرمی سے کریں۔ فریق ثانی خواہ مذاق کرے۔ گالیاں دے دھکے دے یا زدو کوب کرے۔ مگر تمہاری جبین پر ذرا بھی شکن پیدا نہ اور تمہیں ہرگز غصہ نہ آئے ہمیشہ حلیم بنو۔ حلیمی انکساری۔ تذلل اور ہمدردی کے جذبات اور عفو یہ وہ ہتھیار ہیں۔ جو اس زمانہ میں تبلیغ کے جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اپنے ہتھیاروں کو کبھی نہ بھولو۔ اگر آپ ان ہتھیاروں سے لیس ہو کر فریق مقابل کے سامنے جائیں گے۔ تو تمہیں خوشخبری ہو کہ کامیابی و کامرانی کی دلہن تمہارے پاؤں چومیگی۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ)

مصباحی بہنوں کو خوشخبری

امید واثق ہے کہ رسالہ مصباح کا دوبارہ اجرا مصباحی بہنوں کے لئے باعث مسرت ہوگا۔ کیونکہ مصباح احمدی خواتین کا قومی آرگن اور واحد ترجمان ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ سیدنا وامامنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنی ایمان افروز تقریر جو کہ وادی ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء ماہ شہادت میں مستورات کے جلسہ میں فرمائی تھی۔ مصباح کی اشاعت کے لئے عنایت فرمائی ہے۔ جو کہ ماہ مئی ۱۹۵۰ء کے پرچہ میں شائع ہو رہی ہے۔ اس لئے جن بہنوں کو رسالہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ وہ فوری طور پر دفتر مصباح کو اپنا صحیح ایڈریس بھیجکر خریدار بن جائیں۔ تاکہ حضور اقدس کی تقریر سے فیضیاب ہو سکیں۔ نیز مصباحی بہنوں کا فرض ہے کہ وہ صبح و شام کی کوششوں سے اس کے دائرہ خریداری کو وسیع کریں۔ اور اس کے خریداروں کی تعداد کم از کم ایک ہزار پر مشتمل ہونی چاہئیے ورنہ ڈر ہے کہ رسالہ مصباح سر اٹھاتے ہی زیر باری کے بوجھ سے سرنگوں نہ ہو جائے تمام اہل قلم خواتین میدان عمل میں آئیں اور اپنی اپنی خواہش کے مطابق اس کو ترقی دینے میں ہماری معاون و مددگار ثابت ہوں تاکہ رسالہ جلد سے جلد اعلیٰ پیمانہ پر لے جایا جا سکے۔ اے خدا تو ہماری مدد فرما۔ آمین

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح ربوہ

احباب احتیاط رکھیں

(رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محمد عثمان صاحب واقف زندگی متعین یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی کو ٹہ کو تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کا اختیار نہیں۔ جن لوگوں نے ان سے بغیر منظوری انجمن تحریک جدید کسی قسم کا سمجھوتہ کاروبار کے سلسلہ میں کیا ہے یا روپیہ لگایا ہے یا آئندہ ایسا کریں گے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ تحریک جدید کسی قسم کے نقصان کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

اسی طرح تحریک جدید کی دوسری ایجنسیوں اور اداروں کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایجنٹس کو بغیر منظوری کسی سمجھوتہ کے کرنے کا یا کسی سے قرض لینے کا یا کاروبار کے لئے روپیہ لینے کا اختیار نہیں ہے بغیر منظوری تحریک جدید ایسا کرنے والے دوست نقصان کے خود ذمہ دار ہونگے۔ تحریک جدید پر کوئی ذمہ واری نہ ہوگی۔ تحریک جدید سے مراد وہ افسر مجاز ہے جس کے بارہ میں تحریک جدید ریزولیوشن پاس کرے ایسا ریزولیوشن اخبار الفضل میں شائع ہوگا۔ اس کے بغیر کوئی ایجنٹ بھی کوئی قرضہ روپیہ یا نقدی کی صورت میں نہیں لے سکتا۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

کامیابی

سرگودہا میں مورخہ ۳۰ اپریل بعد نماز عشاء کمپنی باغ میں ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں شہر کے معززین وکلاء اور دیگر اہل ذوق اصحاب سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے اس میں طلباء کے لئے ایک انعامی مباحثہ کا بھی انتظام تھا میرے بھانجے عزیز مخدوم عثمان علی متعلم بی۔ اے گورنمنٹ کالج سرگودہا نے اس میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اور اول آئے۔ چنانچہ آپ کو ادبی کتابیں بطور انعام دی گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کو ہر میدان میں اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے۔

چوہدری عبدالمالک بی۔ اے ابن حضرت حافظ عبدالعلی صاحب مرحوم

درخواستہائے دعا۔ میری امی جان اہلیہ صاحبہ حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فہیمہ بنت حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس (۲) میرا نواسہ ستار سخت گھبراہٹ ... عزیز کی ... سے بہت دعا ...

روزنامہ الفضل لاہور
۱۲ مئی ۱۹۵۰ء

فساق و فجار کون؟

ہم نے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ جس طرح ان الحکم الا للہ کے بعض علماء یہ معنے لیتے ہیں کہ صالحین جماعت بندی کر کے پہلے تو ملک کی حکومت پر قبضہ کریں۔ اور پھر اور طاقت حاصل کر کے تمام ملکوں پر ہلہ بولدیں۔ اور ان کا اقتدار اپنے قبضہ میں کر لیں۔ اور اس طرح بزور شمشیر تمام دنیا پر اسلام کا پرچم لہرا دیں۔ اسی طرح بعض اشتراکیت سے متاثر اصحاب الارض للہ کے یہ معنے لینے لگے ہیں۔ کہ کیونکہ تمام زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس لئے حکومت جو اللہ تعالیٰ کی زمین پر نمائندہ ہے ،تمام زمین کی مالک ہے۔ کسی فرد کو ذاتی ملکیت کا کوئی اختیار نہیں۔

ہم نے اس ضمن میں اول الذکر کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اس میں یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ جس طرح یہ مسلمہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین کسی فرد پر بزور ٹھونسا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حکومت بھی کسی ہمسایہ ملک پر جو اپنے طور و طریق کے مطابق امن و امان کی زندگی بسر کر رہا ہے بزور شمشیر نہیں ٹھونسی جاسکتی۔ قرآن کریم کی تعلیم اس کے خلاف ہے کہ ہم کسی ہمسایہ ملک کا اقتدار بزور شمشیر اس لئے چھین لیں۔ کہ ہم اپنے مفروضات کے مطابق وہاں حکومت الٰہیہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ جس طرح بعض مغرب زدہ لوگوں نے مذہب کو حکومت سے علیحدہ قرار دیا ہے۔ اور اس پر زور دیتے ہیں کہ مذہب انسان کی انفرادی چیز ہے۔ اس کو حکومت میں نہیں گھسیٹنا چاہیئے۔ اسی طرح ہمارے یہ علماء دین کا مطلب خالص حکومت الٰہیہ کے لیتے ہیں۔ دین کو اس طرح حکومت تک محدود کرنا ہی ہے۔ جس کو ہم نے "تنگ نظرانہ نظریہ" لکھا تھا۔

ہماری اس وضاحت پر ایک سہ روزہ معاصر نے جو اسی "تنگ نظرانہ نظریہ" کے نمائندہ ہیں جرح قدح کی ہے۔ اور بجائے قرآن کریم سے استدلال کرنے کے وہی جذبات انگیزی کا طریق اختیار کیا ہے۔ جس کو آجکل احمدیت کے مخالفین سب سے کاری ہتھیار سمجھتے ہیں۔ چنانچہ معاصر رقمطراز ہے

"آپ کا ہمارا اور ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو دنیا میں اس لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ شہادت حق کا فریضہ ادا کرے وغیرہ وغیرہ۔ . . . . . . مگر ایک معاصر (الفضل ناقل) کا ارشاد ہے کہ یہ تنگ نظرانہ نظریہ ہے۔ اور اس کا کوئی تعلق قرآن کریم سے نہیں . . . . ستم یہ ہے کہ فساق اور فجار جب اپنا کلمہ بلند کرنے کے لئے اللہ کے بندوں کی جان و مال اور آبرو سے کھیلتے ہیں۔ ان کو اپنے خود ساختہ دین کی پیروی پر مجبور کرتے ہیں۔ زمین میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں۔ تو معاصر کی شریعت اسے "خندہ پیشانی" اور کشادہ دلی سے برداشت کر لیتی ہے۔ بلکہ اس کا خود کاشتہ شارع اپنے آباؤ اجداد کی خدمات کو فخر کے طور پر بیان کرتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے وقت کے فساق و فجار کا کلمہ بلند کرنے کے لئے انجام دی تھیں۔ اور اس شارع کے پیرو خود ان فساق و فجار کی مشینری کے پرزے بنکر فتنہ و فساد کو ہوا دینے میں پیش از پیش حصہ لیتے رہے ہیں۔ لیکن جب کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ فساق کے ہاتھوں سے امامت چھین کر صالح اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کے ہاتھوں میں دیئے۔ فتنہ و فساد کو مٹائے اور دنیا میں خالص اللہ کا دین برپا کرنے کے لئے طاقت استعمال کریں و قاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنۃ و یکون الدین کلہ للہ تو یہ بات اس (الفضل ناقل) کے نزدیک تنگ نظری ہے۔ فساق اور فجار دندناتے پھریں اور اللہ کا دین مغلوب رہے۔ بالکل درست اور جائز لیکن اللہ کا دین غالب ہو اور فاسقین مغلوب اسے عہد حاضر کی شریعت کیونکر گوارا کر سکتی ہے۔"

اگر ہم اس عبارت سے جذبات انگیزی، طعن و تشنیع اور انشار پردازی وغیرہ کا پردہ اتار دیں۔ تو مطلب سیدھی یہ ہے کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے اس وقت جبکہ انگریزی حکومت کا یہاں اقتدار جم چکا تھا مسلمانوں کو یہ تلقین کی کہ خواہ مخواہ ایسی باتوں میں وقت ضائع نہ کرو نہ تمہیں طاقت ہے اور نہ سلیقہ اور کہ قائم شدہ حکومت جس نے یہاں ایسا امن قائم کر دیا ہے۔ کہ مسلمان اگر چاہیں تو اسلام کے ایک معتدبہ حصہ پر عمل کر سکتے ہیں۔ نہیں۔ نہیں بلکہ مسلمان تبلیغ اسلام بھی کھلم کھلا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ایسی حکومت کے ساتھ تعاون علی البر ضروری ہے۔ تاکہ اس حکومت کے ہٹ جانے سے یہاں پہلی سی بدامنی نہ پھیل جائے۔ اور ایسا فتنہ و فساد کا ماحول عود کر آئے۔ جس میں اذان دینا بھی ممنوع رہ چکا ہے وغیرہ وغیرہ

مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تلقین اور ایسی امن قائم کرنے والی حکومت سے تعاون علی البر معاصر کے خیال میں فساق و فجار کی اعانت کرنا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ معترضین عملاً وہی کرتے چلے آئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

پہلا سوال تو یہ ہے کہ معاصر ذرا تشریح فرمائے کہ فجار اور فساق کون تھے۔ اور صالحین کون تھے وہ تھے جنہوں نے اسلام کو ہنسی ٹھٹھا بنا رکھا تھا۔ یا اس پر عمل کرنے سے مانع تھے یا وہ تھے جنہوں نے اسلام پر ایک حد تک عمل کرنے کا راستہ کھول دیا۔ یہ فیصلہ تو مسیح موعود علیہ السلام سے پچاس سال پہلے مجدد وقت حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ فرما چکے تھے۔ نہ صرف قولاً بلکہ عملاً آپ نے انگریزوں کے خلاف نہیں بلکہ سکھوں کے خلاف بلکہ ان کے ساتھ بھی جو اسی قسم کے "صالحین" تھے۔ جن کو مخاطب فرما کر معاصر نے شروع میں فرمایا ہے۔

آپ کا ہمارا اور . . . . . . ایمان ہے

اور جن کی مدح سرائی معاصر روزانہ اپنے "تیر و نشتر" اور دوسرے کالموں میں اکثر کرتا رہتا ہے۔ انگریز تو برے تھے۔ مگر معاصر ذرا اپنے گزشتہ صفحات پر چھپلتی ہوئی نظر ڈال کر بتائے۔ کہ ان کے مقابلہ میں صالحین کون تھے۔ دونوں کے حکومتی اور علم اخلاق کا موازنہ کر کے اپنی اور مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کی تحریروں کی روشنی میں بتائے۔ نہیں اپنے گزشتہ اعمال کا جائزہ لے کر ہی بتائیے کہ فساق و فجار کون تھے؟

مسیح موعود علیہ السلام نے بیشک ایک ایسی حکومت سے تعاون کیا تھا۔ جس نے یہاں امن کی فضا قائم کر کے اپنوں اور بیگانوں کے ہاتھوں سے دین حق کو ایک حد تک محفوظ کر دیا تھا اور نہ صرف یہ کیا بلکہ دین حق کو پھیلنے اور پھولنے کے لئے فضا پیدا کر دی۔ مقابلہ کیجئے اور اپنی گزشتہ حال کے ماحول کو دیکھئے۔ پھر قرآن کریم کی ان صداقتوں کو جھٹلانے کی کوشش کیجئے۔ جن کو از سر نو اس زمانہ کے امام حام علیہ السلام نے بروئے کار لانے کی کامیاب کوشش کی۔

حکومت انگریزی کا یہ پہلو تھا۔ جس کی وجہ سے حضور نے نہ صرف حکومت کا لفظی شکریہ ادا کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ تعاون علی البر کیا۔ ویسے عوام کے جذبات بھڑکانے کے لئے جو جی چاہے کوئی کہہ لے۔ مگر اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کو سکھوں نے نہیں بلکہ دوسروں نے ہی بالاکوٹ میں پناہ لینے پر مجبور کیا تھا۔ اور انہی کی نشاندہی پر سکھوں نے اس پناہ کو تاراج کیا۔ اور آپ اور آپ کے ساتھیوں کو شہید کیا۔ انصاف کی ترازو سے تولئے اور پھر فیصلہ کیجئے۔ ورنہ جذبات انگیزی سے انشاپردازی کرنا اور جو کچھ بھی ہو ہو مگر صالحیت قطعاً نہیں ہے۔ اور تبلیغ اور اعلائے کلمۃ اللہ کا سوال ہے تو کون ہے۔ جو اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے جنہوں نے ملکہ وکٹوریہ جیسی باجبروت شہنشاہ کو جو عیسائیت کی محافظ ہی نہیں تھی۔ بلکہ اپنے مذہب کی والا و شیدا بھی تھی اور آدھی دنیا کی حکمران تھی صاف صاف لکھا کہ "تو مردہ خدا کو پوجتی ہے اس سے توبہ کر" اور پھر اسی انگریز قوم کو صاف صاف "دجال اور یاجوج ماجوج" کہا۔ اور لطف یہ ہے کہ اس وقت کے تلواریں چلانے والے صالحین کا سرغنہ مولوی محمد حسین بٹالوی ایک طرف تو مسیح موعود علیہ السلام پر دو سو علما سے آپ کے دعوے مہدویت کی بناء پر کفر کا فتوے لگواتا ہے۔ اور پھر انہی فساق و فجار سے یہ چغلی بھی کھاتا ہے۔ کہ مرزا (علیہ السلام) بغاوت کرنے کے لئے جمعیت جمع کر رہا ہے۔ اور اسی لئے اس نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہ جھوٹ بھی بولا کہ "میں (یعنی خود بٹالوی) کسی خونی مہدی کی آمد کا قائل نہیں"۔ یہ ہیں صالحین کیا یہی ہیں؟ دوسروں کو فساق و فجار کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں مونہہ ڈالکر دیکھئے نہیں دور نہ جائیے اپنے صفحات۔ اور تیر و نشتر کے کالم کے آئینہ میں ہی دیکھئے پھر تولئے اور فیصلہ کیجئے۔ عین مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح معاصر ایک طرف تو احمدیت کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کے لئے کہتا ہے ع

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے

اور دوسری طرف اپنی صالحیت جتانے کے لئے انہی ہم اور تم کو خدا جانے کیا کچھ کہہ جاتا ہے اس کی مثالیں ہم معاصر ہی کے صفحات سے پیش کریں گے۔ انشاء اللہ (باقی)

احراری اخبار آزاد کے کانفرنس نمبر پر تبصرہ

(۲)

(از مکرم مولینا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۶) رحمۃ للعالمین کے بعد ننھے ستاروں کی ضرورت؟

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے ختم نبوت پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

"جب رحمۃ للعالمین کا آفتاب جہانتاب طلوع ہوگیا تو اب ننھے ستاروں لڑکھڑاتے چراغوں اور ٹمٹماتی شمعوں کی ضرورت نہیں۔"

کیا اس جذباتی دلیل سے صاحبزادہ صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کو کسی عالم ربانی۔ کسی ولی۔ کسی مجدد اور کسی رہنما کی ضرورت نہیں؟ کیا یہ زعم واقعات کے مطابق ہے؟ کیا امت بالاتفاق مسیح اور مہدی کی آمد کی منتظر نہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو بلاشبہ آفتاب جہانتاب ہیں مگر سوال صرف یہ ہے کہ آیا مسلمانوں کی ذہنیت اس آفتاب کے سامنے ہے اور اس کے نور سے منور ہو رہی ہے؟ اگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد امت مسلمہ پر حالات آنے والی نہ تھی۔ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہنے کی پیشگوئی موجود نہ تھی۔ مسلمانوں کے یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلنے کی خبر نہ دی گئی تھی۔ تو بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ رحمۃ للعالمین کے آفتاب جہانتاب سے جب امت براہ راست نور حاصل کر رہی ہے تو کسی اور ستارے چراغ یا شمع کی ضرورت کیا ہے؟ لیکن جب واقعہ یہ ہے کہ قرآنی و حدیثی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں پر گھنگھور گھٹائیں چھا چکی ہیں۔ حقیقت اسلام سے وہ بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لیبسوا منی ولست منھم" کے مطابق مسلمان اس آفتاب جہانتاب کی روشنی سے براہ راست نور حاصل نہیں کر سکتے تو کیا ضروری نہ تھا کہ قرآن مجید کی پیشگوئی "والقمر اذا تلاھا" کے مطابق مسلمانوں کے لئے ایک بار پھر رات میں ایک چاند ظاہر ہوتا جو آیت قرآنی "والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلاھا" کے مفاد کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آفتاب جہانتاب سے استفادہ نور کر کے مسلمانوں کے قلوب کو نورِ محمدی سے ازسرِ نو منور کرتا؟ قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت کے مطابق ایسا ہونا ضروری تھا اور ایسا ہی ہوا۔ آفتاب کے ساتھ ماہتاب نہ ہو یہ خلافِ قانونِ قدرت ہے

(۷) نبوت کے بند ہونے کا عجیب فلسفہ

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب انقطاع نبوت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"کہتے ہیں نبوت رحمت ہے اور رحمت بند نہیں ہو سکتی۔ میں کہتا ہوں بارش بھی رحمت ہے لیکن اگر بند ہی نہ ہو۔ آفتاب بھی رحمت ہے لیکن اگر غروب ہی نہ ہو۔ اکثر چیزیں ایک مقدار تک ایک حد تک رحمت ہیں۔ اگر اس حد کو پھاند جائیں تو یہی رحمت زحمت بن جاتی ہے۔"

گویا صاحبزادہ صاحب کے نزدیک نبوت ہے تو رحمت لیکن اب کسی نبی کا آنا رحمت نہیں زحمت ہے۔ اس پر پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ کا آنا رحمت ہوگا یا زحمت؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ جس طرح بارش کا بند ہی نہ ہونا زحمت ہے اسی طرح اس کا ہمیشہ کے لئے بند ہونا بھی زحمت ہے جس طرح لگا ہے گا ہے اور بوقت الضرورت بارش کا نزول رحمت ہے اسی طرح موقعہ اور ضرورت کے وقت نبوت کا ظہور بھی رحمت الٰہی ہے۔ بے شک آفتاب کا غروب ہونا بھی انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ لیکن ہمیشہ کے لئے غروب ہو جانا اور سدا تاریکی کا رہنا بھی رحمت نہیں۔ اس لئے سلسلہ نبوت کا قائم و دائم ہونا لازمی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جب صاحبزادہ صاحب کے نزدیک آفتاب اسی وقت رحمت ثابت ہوگا جب وہ غروب بھی ہو تو کیا وہ آفتاب محمدی کے ہمیشہ عالمتاب ہونے کے بھی منکر ہیں؟ سچ یہی ہے کہ نبوت ایک رحمت ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کا کلی انقطاع غیر معقول ہے۔ تیرہ سو سال کے بعد ایک نبی کا آنا بھی اگر زحمت ہے تو بنی اسرائیل میں پے در پے نبیوں کا بھیجا جانا ان کے لئے عذاب شدید ہوگا؟

(۸) کیا نبی کسی سے کچھ سیکھ سکتا ہے؟

سید فیض الحسن صاحب عالمانہ شان سے فرماتے ہیں کہ:۔

"تاریخ عالم میں آدم سے محمدؐ تک کوئی نبی ایسا نہیں گذرا کہ جس نے کسی کے سامنے زانوئے ادب طے کیا ہو اور جس نے کسی سے کچھ پڑھا ہو۔ نبی کا علم کسی انسان کے علم کا محتاج ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ امام بن کر آتا ہے۔ رہنمائی کرتا ہے۔ وہ ہر کام میں آگے ہوتا ہے اور ہر کام میں آگے نکلتا آتا ہے۔ مگر یہاں قادیان میں بھی ایک نبی آیا مگر پرائمری فیل؟"

حدیث نبوی میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار مروی ہے۔ معلوم نہیں سید فیض الحسن صاحب نے ان سب کے نام اور ان سب کی تاریخ کا مطالعہ کہاں سے کر لیا کہ وہ اتنا بڑا متحدیانہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ کیا یہ دعاوی محض اس لئے ہیں کہ کسی طرح اس زمانہ کے فرستادہ پر اعتراض کیا جا سکے؟ یہ درست ہے کہ نبی امام اور رہنما ہوتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب تک اسے نبی قرار نہیں دیا گیا وہ امامت اور رہنمائی کس طرح کریگا اس وقت تو وہ "ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان" کا مصداق ہوتا ہے۔ سچ ہے کہ نبی علوم نبوت خدا تعالےٰ سے سیکھتا ہے۔ اس میں وہ کسی انسان کا محتاج نہیں ہوتا۔ لیکن جو باتیں اس کی نبوت کا حصہ نہیں ہوتیں ان میں کس طرح آگے ہوگا۔ دنیا کو تو صاف لفظوں میں بتایا "انتم اعلم بامور دنیاکم" (اے لوگو تم اپنے دنیاوی امور کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو) کہنا پڑتا ہے۔ نبی روحانی معارف اور مکالمات الٰہیہ میں سب پر غالب ہوتا ہے۔ جس مقدس وجود کو احراری تحقیر سے "پرائمری فیل" کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس نے قرآنی معارف و آسمانی علوم کے بیان میں۔ دعاؤں کی قبولیت کے میدان میں۔ عربی زبان کے مقابلہ میں آسمانی معجزات و نشانات کے اظہار میں زمانہ بھر کے علماء و مشائخ کو عاجز و گنگ ثابت کر دیا۔ اور آج نصف صدی کے اندر اندر دنیوی و دینی علوم کے بڑے بڑے ماہرین اسی "پرائمری فیل" کی خوشہ چینی پر فخر کر رہے ہیں الحمد اجی کیا ہے سہ

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسےٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

غالباً سید فیض الحسن صاحب کو معلوم نہیں کہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے قبیلۂ بنو جرہم سے عربی زبان سیکھی تھی "تعلم منھم العربیۃ" قرآن مجید میں ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے خضرؑ سے عرض کی تھی۔ ھل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا (سورۃ الکہف) کہ کیا مجھے آپ کی اتباع کرنے کی اجازت ہے تا آپ مجھے اپنے علوم رشد و ہدایت کی باتیں سکھائیں؟ اگر سید صاحب کو کم از کم یہ دو مثالیں ہی معلوم ہوتیں تو وہ اس قسم کا غیر مفید دفلال نہ کرتے۔

(۹) برہمو سماجیوں کے متعلق ایڈیٹر صاحب آزاد کا انکشاف

ایڈیٹر صاحب مقالہ افتتاحیہ میں لکھتے ہیں:۔

"برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریمؐ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں۔ لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریمؐ کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔"

برہمو سماجیوں کے متعلق ایڈیٹر صاحب کا یہ بیان اگر مغالطہ دہی کی نیت سے نہیں تو انہیں بہت بڑی غلطی لگی ہوئی ہے۔ بالعموم برہمو سماج مرنجاں مرنج ہوتے ہیں لیکن یہ ہرگز درست نہیں کہ وہ وحی و نبوت اسلامی کے قائل ہیں۔ یہ لوگ نہ اللہ تعالےٰ کے مکالمہ لفظیہ کے قائل ہیں اور نہ ہی فرشتوں کا حقیقی وجود مانتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ ہر اچھا خیال الہام ہے اور ہر اچھا آدمی ملہم ہے۔ وہ وحی صرف انسان کے اچھے تصورات کو قرار دیتے ہیں۔ خارجی لفظی وحی کے وہ قائل ہی نہیں۔ اسی لئے قرآن مجید کو خدا کا کلام نہیں مانتے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے خیالات کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں ایڈیٹر صاحب آزاد کا انہیں جماعت احمدیہ کے مشابہ قرار دینا سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ باقی اگر احرار کے نزدیک فی الواقع برہمو "خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریمؐ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں" تو پھر وہ کلمہ گوؤں کو کافر کہنے والے قرار پائیں گے۔ کیا داخلۂ اسلام کے لئے اب کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی احرار کے نزدیک کافی نہیں؟

(۱۰) بہائی اور ختم نبوت کا عقیدہ

ایڈیٹر صاحب آزاد لکھتے ہیں کہ:۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل (ختم نبوت) کو عبور کرنے کی جرأت نہیں کر سکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں۔"

یہ بھی ایڈیٹر صاحب کی غلط فہمی ہے کہ بہائی لوگ ختم نبوت کے اس اصول کے خلاف ہیں جو احرار کو مسلم ہے بہر دو شخص جس نے بہائیت کا ذرہ بھی مطالعہ کیا ہے جانتا ہے

مخلصین جماعت فوری توجہ فرمائیں!

امریکہ میں خانۂ خدا کی تعمیر کیلئے روپے کی ضرورت

مبلغ انچارج امریکہ کی طرف سے روپے کے جلد از جلد انتظام کا مطالبہ

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن میں مسجد احمدیہ کیلئے ایک نہایت موزوں جگہ پر مکان کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ مکان کی قیمت اور ابتدائی اخراجات کیلئے دو لاکھ روپے کی فوری ضرورت ہے۔ مگر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک پوری قیمت بھی ادا نہیں کی جا سکی۔ مبلغ انچارج امریکہ کی طرف سے بذریعہ تار یہ فوری مطالبہ ہوا ہے کہ انہیں رقم بھجوانے کا فوراً انتظام کیا جائے۔

جملہ مخلصین جماعت سیکرٹریان اور عہدہ داران خدام الاحمدیہ سے پر زور درخواست ہے کہ وہ اولین فرصت میں اس طرف توجہ فرما کر اپنی جماعتوں کی وعدوں کی مکمل فہرستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں تا کہ مرکز کو متوقع آمد کا اندازہ ہو سکے اور اس کے بعد کوشش فرمائیں کہ ان وعدوں کے مطابق نقد رقوم جلد سے جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔

اللہ تعالےٰ ہر احمدی بھائی کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کی اس مستقل بنیاد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید

۳۲/-

رحمت اللہ صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پور

خان بہادر نعمت خان صاحب چک ۲۴ ۳۰۵/-

امۃ البتول اہلیہ ″ ″ ۹/-

امداد علی خان صاحب ۱۴/۸

اہلیہ ″ ″ ۱۴/۸

مبارکہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب فون لاہور ۲۳/۴

عزیزہ ″ ۱۵/-

حکیم ڈاکٹر فتح محمد صاحب رضا قریشی

چک ۱۲۳ ۲۵/-

ناظر علی صاحب نمبردار چک ۶۰ کھوکھر ۲۰/-

چوہدری عبداللہ صاحب چک ۱۳۲ ۹/-

عبدالحمید ازو الدخو و غلام بھیک صاحب

چک ۱۳۲ ۸/-

عبدالغنی صاحب صراف پیر محل ۱۲/-

رحمت اللہ صاحب چک ۹۷ جوبل ۱۰/۱۱

چوہدری نظام الدین صاحب چک

۸۴ ۱۳/۹/-

رسالدار پنشنر علی گوہر صاحب

چک ۲۱۹ ۲۴/۸/-

فضل خان صاحب چک ۶۰ ب ۵/۴

محمد نشان اہلیہ ″ ″ ۵/۴

حسین بی بی بیوہ شیخ علی گوہر صاحب

چک ۲۱۶ ۵/۴

حکیم شوق محمد صاحب چک ۲۲۵ گ ب ۱۰/۸

غلام محمد صاحب چک ۶۶۵ گ ب ۱۲/۵

عبدالرحمن صاحب چک ۲۶۹ سمندری ۵/۸

حوالدار میجر فضل دین صاحب چک ۳۶۷ ۱۳/۱۱

(باقی)

اصل چیز تو بجٹ آمد انسان ہا ہے

مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۵۰ء نے سترہ لاکھ کا بجٹ منظور فرمایا ہے۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ اصل بجٹ تو آمد انسانان کا ہے۔ یعنی یہ کہ ہر جماعت سال بھر میں کتنے نئے احمدی بنائے گی۔ درحقیقت یہی کام ہے۔ جس کو اگر جماعت پوری مستعدی اور صحیح ارادے کے ساتھ کرے تو چند سالوں میں حیرت انگیز ترقی کر سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ احباب اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دیتے۔ بار بار توجہ دلائے جانے کے باوجود ابھی تک صرف ۱۰۹ جماعتوں کی طرف سے وعدہ ہائے بیعت ارسال فرمائے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید۔ نمائندگان مجلس مشاورت و دیگر جملہ احباب جن کے دل میں احمدیت کی ترقی کے لئے تڑپ ہے۔ انہی اپنی جماعتوں کے وعدے جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور پھر دوران سال میں وعدے پورا کرنے کی بھی سعی فرمائیں۔ (انچارج بیعت ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بھانجہ عزیزم عبد المعروف جینہ دن بیمار رہ کر مورخہ ۵/۵۰ کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

(چوہدری بشیر احمد کلرک الفضل لاہور)

درخواست دعا

چوہدری رحمت علی صاحب ساکن فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ پر ایک فوجداری مقدمہ گوجرانوالہ عدالت میں دائر ہے۔ اور خود جیل میں ہیں۔ اب مقدمہ کی مثل ہائی کورٹ میں جا چکی ہے۔ اور آئندہ تاریخ ۲۶/۵/۵۰ مئی ہے۔ احباب جماعت اور خاندان نبوت اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو اس مقدمہ سے رستگاری عطا فرمائے۔ اور ان کے لئے اچھے سامان پیدا کرے۔ آمین ثم آمین۔ (خاکسار مبارک احمد ناصر واقف زندگی تتر گوٹی ضلع گوجرانوالہ)

پتے مطلوب ہیں

محمد علی صاحب مالاباری تاجر اگر بتی کافی عرصہ سے لاپتہ ہیں۔ اور اپنی خیریت سے کوئی اطلاع نہیں دی۔ بابا جیون صاحب بڑے فکرمند ہیں۔ ان کا کسی دوست کو پتہ معلوم ہو۔ تو اس پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ زیادہ خود اگر یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔

(بابا جیون درزی کوچہ مسجد احمدیہ لاہور و غلام محمد ثالث ایجنٹ اخبار الفضل لاہور)

(۲) فضل الرحمن صاحب سابق کارکن آرمی ورکس کا اگر کسی دوست کو ایڈریس معلوم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے ایڈریس سے جلد مطلع کریں۔ مشکور ہوں گا۔

(اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی۔ فیکٹری۔ کنری سندھ)

چنے کے ذخیرے خریدنے والوں کو رعایت

لاہور ۱۱ مئی۔ حکومت نے کل اعلان کیا تھا۔ کہ صوبائی ذخیرے کے گندم خریدنے والوں کو ڈائرکٹر فوڈ پرچیز پنجاب کے مطبوعہ سرٹیفکیٹ کی بنا پر مرکزی حکومت کی وزارت خوراک برآمدگی کے لئے فوری طور پر پرمٹ جاری کر دے گی۔ اس قسم کی رعایت صوبائی ذخیرے کے چنے خریدنے والوں کو بھی دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ خواہشمند اشخاص جو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ ذخیرہ کو دیکھ کر چنا پسند کر لیں۔ اور متعلقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سے مل کر اس کی قیمت سرکاری خزانے میں جمع کرا کے ڈائرکٹر فوڈ پرچیز پنجاب سے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں۔ مابعد وزارت خوراک برآمدگی کا پرمٹ دے دے گی۔ چنے کا ذخیرہ محدود ہونے کے سبب ترجیح ان لوگوں کو دی جائے گی جو صوبائی ذخیرہ سے چنا خریدنے کے لئے پہلے خزانہ میں روپیہ جمع کریں گے۔

لندن ۱۱ مئی۔ لندن کی اطلاعات ہیں کہ آج برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ چینی کو محدود طور پر اسلحہ کی امداد دینے پر رضامند ہو جائے گا۔ ایوننگ نیوز کے نامہ نگار کے مطابق یہ امداد فوجی طیاروں کی شکل میں ہو گی۔

عرب بحران کے اسباب کو دور کرنا چاہئے

بغداد ۱۱ مئی۔ سابق عراقی وزیر اعظم نے یہاں اسٹار سے کہا کہ عرب ممالک کے درمیان اجتماعی حفاظت کا کوئی معاہدہ اسوقت تک موثر نہیں ثابت ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی حمایت کرنے والی ریاستیں خلوص کے ساتھ ایسا نہ کریں۔

اس مخلصانہ حمایت کے ساتھ ساتھ عرب ریاستوں کو اپنی مسلح فوجوں کو بھی زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کرنا چاہیئے تاکہ وہ خطرات کا مقابلہ کر سکیں۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت داخلی اور خارجی طور پر عرب جس بحران میں مبتلا ہیں اس کے ازالہ کا انحصار اس پر ہے کہ عرب لیڈر ان حالات سے باخبر ہوں۔ جن سے آج عرب دنیا گذر رہی ہے اور مختلف عرب ریاستوں کے درمیان کشیدگی کے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

امن کے قیام کے لئے اقوام متحدہ کے ادارہ پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ عربوں کی طاقت خود ان کے اتحاد میں پوشیدہ ہے اور اس اتحاد کی جانب پہلا قدم یہ ہوگا کہ تمام عرب ممالک اجتماعی حفاظتی معاہدہ کے حدود میں موثر طور پر ایک دوسرے سے منسلک ہو جائیں۔ (اسٹار)

بصرہ کی بندرگاہ کے حقوق ملکیت

بغداد ۱۲ مئی۔ السید عبدالمہدی عراقی وزیر مواصلات نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی حکومت نے اس کی منظوری دیدی ہے کہ بصرہ کی بندرگاہ کے حقوق ملکیت عراقی حکومت کو منتقل کر دیئے جائیں۔

اب انتقال کو مکمل کرنے کے لئے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

کپڑوں کی برآمد کے لئے جاپانی منصوبہ

اوساکا ۱۱ مئی۔ اسٹار کا نامہ نگار اطلاع پرداز ہے کہ جاپان وفد کریبوا سے انگلو امریکن مشن کے سامنے یہ تجویز رکھے گا کہ کپڑوں کی برآمد کے لئے برطانیہ امریکہ اور جاپان کے درمیان عالمی منڈیوں کی تقسیم کا منصفانہ معاہدہ ہو جائے۔

جاپان میں کپڑے کی صنعت سازی کہتی ہے کہ اگر جاپان جنوب مشرقی ایشیا اور خصوصاً چین کو سستے قسم کے معمولی کپڑے مہیا کرنے پر توجہ مرکوز کرے تو انگلستان اور امریکہ کے کپڑوں کے لئے دوسری نفع بخش منڈیاں خالی رہیں گی۔

کرن باغیوں کو عام معافی

رنگون ۱۱ مئی۔ حکومت برما نے اعلان کیا ہے کہ جن باغیوں نے مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ ان سے نرمی کی جائے گی۔ یہ اعلان بہ اگزٹ کے خاص ایڈیشن میں کہا گیا تھا جس میں کرن باغیوں کو اس امر کی پیشکش کی گئی تھی کہ اگر وہ ہتھیار ڈال دیں۔ تو ان کے ساتھ نہایت رحمانہ سلوک کیا جائیگا۔

حکومت نے اسبات کا حق محفوظ رکھا تھا کہ وہ لوگ جو شدید نوعیت کی غداری کے مرتکب ہونگے ان کے ساتھ شدید کارروائی اگر حکومت نے مناسب سمجھی، تو کرے گی۔ وہ لوگ جنہوں نے اسلحہ گولی بارود کے ساتھ ہتھیار ڈالے۔ انہیں عام معافی دیدی گئی۔ البتہ ایسے افعال جو عام رحم دینے کے حکم کے تحت نہیں آتے۔ ان کے الزام میں مقدمے چلینگے لیکن ان کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے گا۔

ہند چینی میں برطانیہ فرانس کی مدد کریگا

لندن ۱۱ مئی۔ پیرس کی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اس ہفتہ برطانیہ سے کہا جائے گا کہ امریکہ کی طرح وہ بھی ہند چینی میں فرانسیسیوں کی مدد کرے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لندن میں سہ طاقتی وزرائے خارجہ کی جو کانفرنس آج شروع ہو رہی ہے۔ اس میں اس تجویز پر بحث ہو گی۔

مطلوبہ امداد کی نوعیت نہیں معلوم ہو سکی۔ لیکن اطلاعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگی سامان کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ امریکہ اسلحہ کی اور اقتصادی امداد کا وعدہ کر چکا ہے (اسٹار)

پاکستان کی طرف سے رائل ملٹری اکاڈمی کو تحائف

لندن ۱۲ مئی۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے کل ایک تقریب میں باضابطہ طور پر سابق ہندوستانی فوج کے جیتے ہوئے وہ تاریخی تمغے جو پاکستان کے حصہ میں آئے تھے رائل ملٹری اکاڈمی کو پیش کر دیئے۔

ان میں وہ تمغے بھی ہیں جو ۱۸۰۵ء میں مصر میں، چین اور برما کی جنگ میں افغانستان کی جنگوں میں۔ ایران نیپال اور صوبہ سرحد کی مہموں میں اور دونوں عالمی جنگوں میں حاصل کئے گئے تھے

(اسٹار)

ترقی کی اسکیموں کیلئے لاہور میں افسروں کا تربیتی مرکز قائم کیا جائیگا

لندن ۱۲ مئی۔ اقوام متحدہ کے حلقوں میں ان مشترک کوششوں کی کامیابی کی بڑی امید کی جا رہی ہے۔ جو پسماندہ علاقوں کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ کی ایجنسیاں اس سال کرنے والی ہیں۔

یکم اکتوبر سے ۲۲ دسمبر تک لاہور میں ایک مرکز کام کرے گا۔ جہاں اور زرعی اور متعلقہ طریقوں سے ترقی کے مقصد پورا کرنے کے لئے ایشیائی ممالک کے افسروں کو تربیت دی جائے گی۔ اس علاقہ سے آٹھ نمائندے لئے جائیں گے۔ جو خوراکی زراعی ادارہ کے علاقائی دفتر اور اقتصادی کمیشن برائے ایشیا مشرق بعید کے زیر اثر ہوں گے۔ انٹرنیشنل بنک اور حکومت پاکستان کے زیر اہتمام لاہور کا یہ مرکز قائم ہو رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تربیت میں شامل ہونا ان ممالک کی اقتصادی ترقی کا باعث ہو گی۔ اس لئے ترقی کے متعلق منصوبہ بندی کا عام معیار بھی بلند ہو جائیگا (اسٹار)

مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق حکومت پنجاب کی پالیسی

مشیر بحالیات کی تصریحات

لاہور ۱۱ مئی۔ شیخ نسیم حسن مشیر بحالیات نے ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اظہار کیا کہ تقسیم ہند سے پہلے کے مزارعین کو بلا انتہا زمینوں سے بے دخل کیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مقامیوں اور مہاجروں میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ اس کشیدگی کو دور کرنے کے لئے تقسیم ہند سے پہلے کے مزارعین کے حقوق کی نگہداشت کی جا رہی ہے پیشہ ور پریکٹس کرنے والوں کو موزوں جگہ دینے کے لئے قوانین میں موزوں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے مہاجر ٹیکس کے فیصلہ پر عمل ہو رہا ہے۔ متروکہ جائدادوں کی حالت خراب و خستہ ہوتی جا رہی ہے۔ اسلئے کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ ان کی مرمت کی طرف توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک خاص محکمہ بنا دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت نے مکانوں کی مرمت کے لئے قرض دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چونکہ شہری علاقوں کے مالک مجبور مزارعین مہاجروں سے زیادہ امداد کے مستحق ہیں۔ اس لئے اس سوال پر سرگرمی سے غور کیا جا رہا ہے۔ سلسلہ میں خاص پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ جو بہت جلد پیش کر دیا جائے گا۔

آپ نے مزید فرمایا کہ جن مہاجروں کو ابھی تک کوئی جگہ الاٹ نہیں ہوئی۔ اور انہیں گذر اوقات کے لئے الاؤنس دیئے جاتے تھے

ان کے الاؤنس اس وقت تک کے لئے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جب تک انہیں گذر کرنے کے لئے کوئی الاٹمنٹ نہیں ہو جاتی۔

بیوہ عورتیں یتیم بچوں اور ان افراد کے لئے جنہیں کوئی شے الاٹ نہیں کی جاسکی کہ امداد دینے کے لئے بعض برف خانے وقف کر دیئے گئے ہیں

باغات کی الاٹمنٹ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ باغات ان افراد کو الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ جن کے پہلے مشرقی پنجاب میں باغات تھے علاوہ ازیں جن افراد کی مشرقی پنجاب غیر منقولہ جائداد تھی۔ انہیں شہروں یا نواحی علاقوں میں اتنی ہی الاٹمنٹ کی جائے گی۔ جن مہاجروں نے مشرقی پنجاب میں صوبائی اپنے بنکوں میں رقم جمع تھی۔ اس کا پچاس فی صدی حصہ انہیں پرونشل کوآپریٹو بنک لاہور سے ادا کیا جائیگا

مہاجرین فن کاروں اور صنعت کاروں کو آباد کرنے کے لئے حکومت دو قسم کی بستیاں بنا رہی ہے۔ علاوہ ازیں پناہ گزینوں کی مالی امداد کی کارپوریشن صنعت کار مہاجروں کو مالی امداد بھی مہیا کرتی ہے تاکہ وہ جلد از جلد اپنا کام شروع کر سکیں آپ نے زمیندار مہاجروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت تک زمیندار مہاجروں کو زیادہ سے زیادہ پچاس ایکڑ زمین الاٹ کی گئی تھی۔ لیکن انہیں دو سو پچاس ایکڑ دی جائے گی۔

احرار اپنے گھر کی خبر لیں

۲۳ اپریل کے ہندی ملاپ کی خبر ہے کہ سیرٹھ کی احرار پارٹی کا سیکرٹری مع بیوی بچوں سمیت آریہ سماج میں داخل ہو گیا ہے اور اب اس کا نام دھرم پرکاش رکھا گیا ہے۔ احراریوں کے اس آریہ مبلغ نے ایک اور شخص دلیران فصیح اللہ کو بھی مرتد کر کے آریہ سماج میں داخل کر لیا ہے۔ اور اس کا نام بلویر سنگھ رکھا ہے

از پئے تکفیر ما بستہ کمر ہیچ عدو
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

(مرسلہ عبدالواحد بی اے ٹالہ ربوہ)